

ایک گدھا شیر بنا

مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی

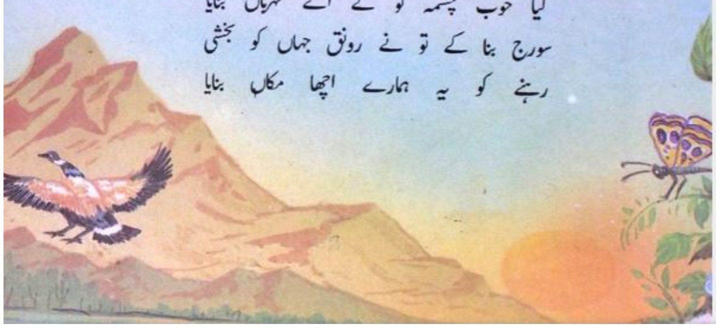
مرتب: افضال احمد



ترتیب

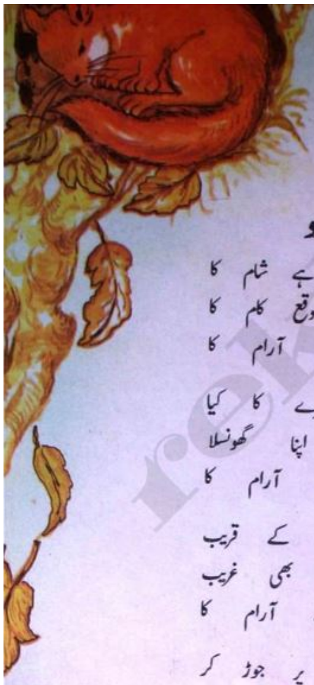
حمد

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی! کیا آسماں بنایا
پاؤں تلے بچھایا کیا خوب فرشِ خاکی
اور سر پہ لاجوردی[1] اِک سائباں بنایا
مٹی سے بیل بوٹے کیا خوش نما اگائے
پہنا کے سبز خلعت[2] ان کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں کھلائے
اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا
سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا



یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا
تنکے اٹھا اٹھا کر لائیں کہاں کہاں سے
کس خوبصورتی سے پھر آشیاں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر
ان نعمتوں کا مجھ کو ہے قدرداں بنایا
آب رواں[3] کے اندر مچھلی بنائی تو نے
مچھلی کے تیرنے کو آب رواں بنایا
ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائے گاں[4] بنایا

۱۔نیلا ۲۔پوشاک ۳۔چلتا ہوا پانی ۴۔بے کار



اب آرام کرو

جھٹ[1] پٹا سا ہو گیا ہے شام کا
اب کہاں باقی ہے موقع کلم کا
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

قصد[2] چڑیوں نے بسیرے کا کیا
ڈھونڈتی ہیں اپنا اپنا گھونسلا
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

دیکھنا سورج ہے چھپنے کے قریب
تھم گئے چلتے مسافر بھی غریب
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

لو کبوتر بھی گرے پر جوڑ کر
لیں گے اپنے چھوٹے بچوں کی خبر
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا





شام کو بستی سے باغوں کی طرف
اڑ چلے کوّے بھی مل کر صف بہ صف[3]
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

کھلبلی جو دن میں تھی مدھم پڑی
بھنبھناہٹ مکھیوں کی کم پڑی
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

جانور دن بھر قلانچیں[4] بھر چکے
اپنا اپنا کام پورا کر چکے
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

یہ جو کُٹ کُٹ کر رہی ہیں مُرغی آں
ڈھونڈتی ہیں اپنے ڈربے کا نشاں
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

بھیڑ، بکری، اونٹ، گھوڑا، گاؤ، خر
آن پہنچے اپنے اپنے تھان پر
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

اب ہوا کے تیز جھونکے رُک گئے
سو گئے پیڑ اور پتے جھُک گئے
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

۱-اندھیرا ۲-ارادہ ۳-قطار ۴-اُچھل کود



کوشش کیے جاؤ

دُکاں بند کرکے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو
توقع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو
اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب
کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو
نہ تم ہچکچاؤ نہ ہرگز ڈرو
جہاں تک بنے کام پورا کرو

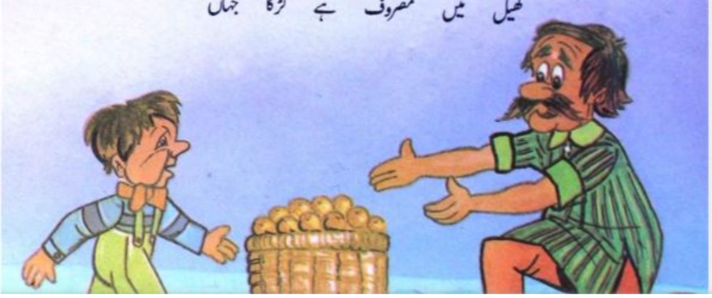




مشقت اٹھاؤ مصیبت بھرو
طلب میں جیو، جستجو میں مرو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو
جو تم شیر دل ہو تو مارو شکار
کہ خالی نہ جائے گا مردوں کا وار
مشقت میں باقی نہ رکھنا ادھار
جو ہمت کرو گے تو بیڑا ہے پار
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

ایک لڑکا اور بیر

ایک لڑکا ہے بڑا ایمان دار
آزمائش ہو چکی ہے بار بار
ایک دن وہ نیک دل اور باحیا
اپنے ہمسایہ کے گھر میں تھا گیا
آدمی بالکل نہیں واں نام کو
کیونکہ ہمسایہ گیا تھا کام کو
تازہ تازہ بیر ڈلیا میں بھرے
بے حفاظت گھر کے اندر ہیں دھرے
لیکن اس نے بیر کو چھیڑا نہیں
ہو نہ جائے شبہ چوری کا کہیں
آگیا اتنے میں ہمسایہ وہاں
کھیل میں مصروف ہے لڑکا جہاں

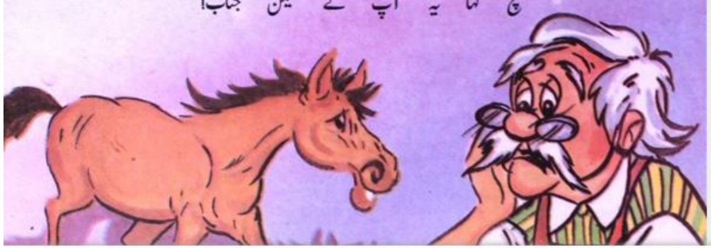


اپنے بیروں میں نہ پائی کچھ کمی
ہو کے خوش لڑکے سے بولا آدمی
"بیر یہ تم نے چرائے کیوں نہیں؟"
"کیوں چراتا، چور تھا کیا میں کہیں؟"
چور جب بنتے کہ کوئی دیکھتا
دیکھنے کو میں ہی خود موجود تھا
کچھ برائی آپ میں گر پاؤں میں
پانی پانی شرم سے ہو جاؤں میں
واہ وا، شاباش لڑکے! واہ وا
تو جواں مردوں سے بازی لے گیا



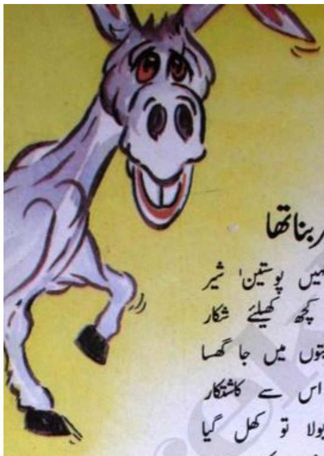
ایک گھوڑا اور اس کا سایہ

ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار
اپنے سایہ سے بدکتا[1] بار بار
اس سے مالک نے خفا ہو کر کہا
سن تو احمق! جس سے تو ہے ڈر رہا
جسم کا تیرے ہی تو سایہ ہے وہ
کچھ درندہ ہے نہ چوپایہ ہے وہ
جسم رکھتا ہے نہ اس کے جان ہے
تو بڑا ڈرپوک[2]، او نادان ہے
یوں دیا گھوڑے نے مالک کو جواب
سچ کہا یہ آپ نے لیکن جناب!



آدمی سے بڑھ کے میں وہمی نہیں
اَن ہوئی باتوں کا ہے جس کو یقیں
بُھوت کا قصہ کہانی کے سوا
کچھ نشاں گھر میں نہ جنگل میں پتا
بُھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے
کیا ہی وہمی آدمی کی ذات ہے!
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
کیا عجب ہے جو ہوا مجھ پر اثر
اپنے دُکھ کا کیجئے اول علاج
دوسروں کا پوچھئے پیچھے مزاج

۱-ڈرنا ۲-بزدل



ایک گدھا شیر بنا تھا

پایا تھا اک گدھے نے کہیں پوستین[1] شیر
سوچا کہ آڑ خوب ہے کچھ کھیلئے شکار
پہنا اور آس پاس کے کھیتوں میں جا گھسا
دیکھا جو شیر، سہم[2] گئے اس سے کاشتکار
اتنے میں اپنی بولی جو بولا تو کھل گیا
ہے شیر کے لباس میں پوشیدہ اک حمار[3]
جب کھل گیا فریب تو پھر مارے طیش کے
لے لے کے اپنی لاٹھیاں سب پل پڑے گنوار
چاروں طرف سے گھیر کے لی خوب ہی خبر
لوگوں نے مار پیٹ میں رکھا نہ کچھ اُدھار



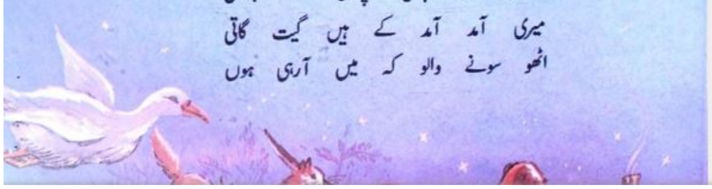


صبح کی آمد

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں
اجالا[1] زمانہ میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں
پکارے گلے صاف چلّا رہی ہوں

اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں
اذاں پر اذاں مُرغ دینے لگا ہے
خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے
سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی
اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہلاتی پروں کو پھلاتی
میری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں



مرنے میں کیا رہا تھا مگر خیر ہو گئی
بھاگا دبا کے دُم تو بچی اس کی جانِ زار
چھپی نہیں ہے بات بنائی ہوئی کبھی
آخر کو ہو کے رہتی ہے اصلیت آشکار
بچیو سدا تکلف و ناراستی سے تم
کرتا ہے آدمی کو یہ شیوہ ذلیل و خوار
رستے کو راستی کے نہ زنہار[4] چھوڑنا
ہوتا ہے راستی ہی سے انسان رستگار[5]
جو بات تھی صلاح کی وہ ہم نے دی بتا
آئندہ اپنے فعل[6] کا ہے تم کو اختیار

۱-کمال ۲-ڈرگئے ۳-گدھا ۴-ہرگز ۵-نجات پانا ۶-کلام

ہر ایک باغ کو میں نے مہکا دیا ہے
نسیم اور صبا کو بھی مہکا دیا ہے
چمن سُرخ پھولوں سے دہکا دیا ہے
مگر نیند نے تم کو بہکا دیا ہے
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بن میں
ہر ایک ملک میں دیس میں ہر وطن میں
کھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں
بجھاتی چلی شمع کو انجمن میں
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

میں تاروں کی چھاں آن پہنچی یہاں تک
زمیں سے ہے جلوہ مرا آسماں تک
مجھے پاؤ گے دیکھتے ہو جہاں تک
کرو گے بھلا کاہلی[2] تم کہاں تک
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

پجاری کو مندر کے، میں نے جگایا
موذن[3] کو مسجد کے، میں نے اٹھایا
بھٹکتے مسافر کو رستہ بتایا
اندھیرا گھٹایا، اجالا بڑھایا
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

لو ہشیار ہو جاؤ اور آنکھ کھولو
نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
خدا کو کرو یاد اور منہ سے بولو
بس اب خیر سے اٹھ کے منہ ہاتھ دھو لو
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

بڑی دھوم سے آئی میری سواری
جہاں میں ہُوا اب میرا حکم جاری
ستارے چھپے رات اندھیری سدھاری
دکھائی دیئے باغ اور کھیت کیاری
اٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

۱۔ روشنی ۲۔ سستی ۳۔ اذاں دینے والا



ادب

ادب ہی سے انسان انسان ہے
نہ سیکھے ادب جو وہ حیوان ہے
جہاں میں ہو پیارا نہ کیونکر ادب
کہ ہے آدمیت کا زیور ادب
نہ ہو جس کو اچھے بُرے کی تمیز
نہ وہ گھر میں پیارا نہ باہر عزیز
بٹھاتے نہیں بے ادب کو قریب
یہ سچ بات ہے بے ادب بے نصیب



1997

نیاز احمد نے
زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔

بچوں کے لئے خوبصورت رنگین مصور کہانیاں

1- پرندوں کا بادشاہ	کشور ناہید
2- سونے کی کلہاڑی	کشور ناہید
3- آزادی کی خوشی	کشور ناہید
4- گھاس اور گڑیا	کشور ناہید
5- ٹیڑھا درخت	کشور ناہید
6- ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہئے	کشور ناہید
7- مغرور گھوڑا	کشور ناہید
8- بارہ مہینے	کشور ناہید
9- آنکھ مچولی	کشور ناہید
10- اسلم کی بلی	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی مرتبہ افضال احمد
11- عجیب چڑیا	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی مرتبہ افضال احمد
12- ایک بچہ اور جگنو	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی مرتبہ افضال احمد
13- ایک گدھا شیر بنا	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی مرتبہ افضال احمد

ISBN - 969 - 35 - 0687 - 1

Rs. 100.00



1997

نیاز احمد نے

زاهد بشیر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

سے شائع کی۔